[for Peace مسیحی - مسلم تعاون برائے امن] جو CAMP کے مختصر نام سے معروف ہے، کے بانی صدر ہیں۔ [CAMP کیمپ] اُن مسلمانوں اور مسیحیوں کی رضاکارانہ تنظیم ہے جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر انسانوں اور قوموں کے درمیان امن واماں کی ترویج و بقاء کے لیے کوشاں ہیں۔ یہ تنظیم یوں تو دُنیا بھر کے انسانوں اور قوموں کے درمیان امن کے لیے کوشاں ہے مگر مسیحی اور مسلم اقوام کے درمیان بالخصوص محبت اور باہمی افہام و تفہیم کو عام کرنا چاہتی ہے۔ اسی طرح یہ تنظیم دُنیا بھر میں انسانی حقوق کے تحفظ اور احترام آدمیت کے جذبے کے فروغ کے لیے کوشاں ہے۔

جناب ولیم - ڈبلیو - بیکر کے بقول "کیمپ" اِس لیے ضروری ہے کہ مشرقِ وسطیٰ، یورپ بشمول سابق سوویت یونین اور افریقہ میں مسلمانوں اور مسیحیوں کے درمیان تنازعات موجود ہیں اور جنگیں جاری ہیں۔ اقوام متحدہ جیسے ادارے کی سیکولر کوششیں پائیدار امن قائم کرنے میں بُری طرح ناکام ہو چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے باغیوں نے مسلمانوں اور مسیحیوں کو ایک دوسرے کے خلاف نبرد آزما کر رکھا ہے۔ تنازعات کو حل کرنے کے لیے خالصتاً سیکولر کاوشیں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ اللہ تعالیٰ جو باہم نبرد آزما فریقین کے دلوں اور روحوں میں موجود ہے، اُس پر ایمان رکھتے ہوئے بامقصد مکالمہ ہی پائیدار امن کا ضامن ہے۔

اِس تنظیم کا ارادہ ہے کہ وہ دُنیا کے مختلف خطّوں میں باہم نبرد آزما فریقوں کے درمیان صلح صفائی کا فریضہ انجام دے۔ نبرد آزما فریقوں کو ایسا پلیٹ فارم مہیّا کرے جس سے وہ بامقصد مکالمے کی جانب بڑھ سکیں۔ تنظیم کے کارکن فریقین کے درمیان قاصدوں کا کردار ادا کریں گے۔

کیمپ بلا اختلاف مذہب جنگوں سے متاثر ہونے والوں کی امداد کرے گی۔ اُنہیں خوراک اور دوائیں مہیّا کرے گی۔ اِس سلسلے میں کیمپ اُن تنظیموں کا ہاتھ بھی بٹائے گی جو پہلے سے اِس مقصد کے لیے کام کر رہی ہیں۔

متفرق

تبشیری تحریک کی کامیابی

عہدِ حاضر میں غیر مسیحی اقوام کو حلقۂ مسیحیت میں لانے کی تحریک یورپی نوآبادیاتی نظام کے ساتھ شروع ہوئی تھی۔ دوسری عالمی جنگ (۱۹۳۹ء - ۱۹۴۵ء) سے نوآبادیاتی طاقتوں کو سخت زک پہنچی اور نوآبادیوں میں آزادی کی تحریکیں تیز تر ہو گئیں۔ عالمی جنگ کو ختم ہوئے ابھی بیس سال مکمل نہیں ہوئے تھے کہ ایشیا سے شروع ہونے والی آزادی کی لہر افریقہ اور کریبین خطّے تک پہنچ گئی۔ نو

آبادیاتی آقاؤں نے بستر سمیٹ لیا مگر مسیحی منّاد حسبِ روایت اِن نوآزاد ملکوں میں تبشیری کاموں میں مصروف رہے۔

دو اڑھائی صدیوں پر محیط تبشیری تحریک کی "کامیابی" کے بارے میں "نیشنل اینڈ انٹر نیشنل ریلیجن رپورٹ" میں کہا گیا ہے کہ "تبشیری تحریک کو ستر فیصد کامیابی رواں صدی (۱۹۰۱ء تا حال) میں حاصل ہوئی ہے اور اِس کامیابی کا ستر فیصد دوسری عالمی جنگ کے بعد حاصل ہوا۔ دوسری عالمی جنگ کے بعد جو پیش رفت ہوئی ہے، اِس کا ستر فیصد گزشتہ تین برسوں میں حاصل ہوا ہے۔" (حوالہ: ماہنامہ Signs of the Times اپریل ۱۹۹۳ء)

ایونجلیکل - کیتھولک تعاون

"عالم اسلام اور عیسائیت" بابت جولائی ۱۹۹۳ء کے "اداریے" میں Youth With a Mission [نصب العین کے مالک نوجوان] نامی تنظیم کی کارکردگی کا ذکر کیا جا چکا ہے۔ اِس تنظیم کی کارکردگی کے پس منظر میں کہا جا رہا ہے کہ مسیحی دُنیا واضح طور پر پروٹسٹنٹ، کیتھولک اور ایسٹرن آرتھوڈکس چرچوں میں منقسم ہونے اور عقائد و اعمال کے اختلافات کے باوجود تبشیری مقاصد کے لیے باہم تعاون کر سکتی ہے۔ Youth With a Mission پروٹسٹنٹ منّادوں پر مشتمل ہے مگر ۱۹۷۰ء کے عشرے میں اِس نے کیتھولک تنظیموں کے ساتھ مل کر کام شروع کیا۔ ۱۹۸۴ء میں اِس نے باقاعدہ طور پر یہ تجویز مان لی ہے کہ وہ کیتھولک چرچ (نیز ایسٹرن آرتھوڈکس چرچ) کے ساتھ مختلف منصوبوں میں تعاون کرے گی۔ اس سے پہلے ایونجلیکل حلقوں میں اِس کی مثال کم ہی ملتی ہے۔ یورپ میں شروع ہونے والا یہ ایونجلیکل - کیتھولک تعاون اب ایشیا اور افریقہ کے براعظموں تک وسیع ہو گیا ہے۔ ("ریلیجن واچ")